خواتین نے افسانہ نگاری کی دنیا میں کتنی ترقی کر لی ہے۔ بعض بعض خواتین کے طرزِ نگارش پر "مردانہ پن" یا مغربی ادب کا اثر غالب نظر آیا لیکن یہ آج کل کی نئی پود کا ایک عام رجحان ہے اور صنفِ لطیف تو انفعال و تاثر کی فطرۃً زیادہ صلاحیت رکھتی ہی ہیں۔ پھر اڈیٹر صاحب نے ایک امر یہ کی ہے کہ ان خواتین سے خود ان کے اپنے حالات اور اپنے انداز افسانہ نویسی پر تبصرہ لکھوایا ہے یہ چھوٹے بڑے ہر خاتون کے اپنے سوانحی نوٹ بذاتِ خود ایک افسانہ ہیں جس کے باریک اور لطیف پردہ کے پیچھے سے نسوانی فطرت اپنی بوقلموں خصوصیات و کیفیات کی غمازی کر رہی ہے یہ نمبر بحیثیتِ مجموعی بہت دلچسپ دلکش اور لائق مطالعہ ہے۔ جن بہنوں کے افسانوں میں دماغی بحران یا ایک لاشعوری کیفیت "نیم خوابیدگی" پائی جاتی ہے۔ امید ہے کہ مستقبل کے تجرباتِ زندگی اگر ان کی فطرت سلیم ہے تو انھیں خود کسی ایک پائدار شاہراہِ زندگی پر ڈال دیں گے۔

سالنامہ آجکل سال چہارم نمبر ا | مرتبہ آغا محمد یعقوب صاحب دواشی "آجکل" اردو زبان کا سنجیدہ معلوماتی اور ادبی پندرہ روزہ رسالہ ہے۔ زیر تبصرہ نمبر اس رسالہ کا سالنامہ ہے جو بڑی تقطیع کے ۱۵۲ صفحات پر بہترین کتابت و طباعت کے ساتھ عمدہ کاغذ پر بڑی آب و تاب سے شائع ہوا ہے۔ اس میں علمی تاریخی تنقیدی۔ معاشیاتی اور سوانحی ہر قسم کے مضامین و مقالات ہیں ان کے علاوہ دو ڈرامے اور پندرہ افسانے بھی ہیں حصہ نظم میں بھی کافی تنوع اور رنگارنگی ہے لکھنے والوں میں زیادہ تر مشاہیر ارباب قلم اور معروف اصحاب علم و ادب شامل ہیں یہ نمبر ہر حیثیت سے معیاری اور ادب العالیہ کا ایک پیکر لطیف کہا جا سکتا ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ ادبِ جدید کی گندگیوں سے بالکل محفوظ ہے۔ تاریخی مضامین میں "افغانستان کی چند سنسکرتی تحریریں" "امیر تیمور گورگانی کا خط بنام شاہِ فرانس" (مصور) "باڈلین لائبریری اور اس کا بانی" سوانح میں "رضیہ سلطان کی خانگی زندگی" تنقیدی مقالات میں "نئے افسانے کا فنی پس منظر" "پشتو شاعری کے جدید رجحانات" خاص طور پڑھنے کے لائق ہیں۔ ڈراموں اور افسانوں میں "فن کار" "آزاد خیال" "سانس" اور "فلسفہ تبسم" بہت دلچسپ و لائق مطالعہ ہیں۔ ٹائٹل پیج بہت خوبصورت، متعدد تصویریں اور فوٹو بھی ہیں قیمت عہ جو واقعی کم ہے پتہ:۔ ادارہ مطبوعات متحدہ پوسٹ بکس نمبر ۱۶۶ دہلی